ہر تنگی اور مشکل کا سبب نماز ادا نہ کرنا

ترك الصلاة سبب كل ضيق

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

ہر تنگی اور مشكل كا سبب نماز ادا نہ كرنا

میں تئیس برس كی لڑكی ہوں، اور صراحت سے كہتی ہوں كہ میں نماز ادا نہیں كرتی، اور اگر نماز كے كھڑی بھی ہو جاؤں تو سب فرض ادا نہیں كرتی، اور گانے بھی سنتی ہوں، لیكن ـ اللہ گواہ ہے ـ یہ موضوع میرے لیے نفسیاتی مشكلات پیدا كررہا ہے، میں اللہ كی اطاعت كرنا چاہتی ہوں، میں اللہ سے ڈرتی ہوں، اور مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے، میرا رب اللہ وحدہ لا شریك ہے، اور میں حبیب مصطفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان كی سیرت سے محبت كرتی ہوں، اور سیرت كے قصے اور واقعات سن كر متاثر ہوتی ہوں.

الحمد للہ اللہ كے كرم سے میں اس برس عمرہ كے لیے بھی گئی اور مجھے اسكی بہت زیادہ خوشی ہے، لیكن میں محسوس كرتی ہوں كہ میں منكر ہوں، یا پھر میرے اور كافروں میں كوئی فرق نہیں، كیونكہ میں نماز ادا نہیں كرتی، میں نے پابندی سے نماز ادا كرنے كی بہت كوشش كی ہے لیكن پتہ نہیں میرے ساتھ كیا ہوتا ہے، یہ علم میں رہے كہ ایك لمبے عرصہ تك میں نے نماز بالكل ادا نہیں كی.

میں محسوس كرتی ہوں كہ میں بہت سارے دینی امور سے جاہل ہوں، اور یہ بھی شعور میں آتا ہے كہ اللہ تعالی میرا كوئی بھی عمل چاہے نماز ہو یا روزہ یا عمرہ یا كوئی بھی دینی معاملہ قبول نہیں فرمائیگا، اور لا محالہ میرا ٹھكانہ جہنم ہے، مجھے كسی ایسے شخص كی ضرورت ہے جو میرا ہاتھ تھام لے، مجھے نصیحت كرے، اور مجھے ضائع ہونے سے بچائے، اور جس حالت میں ہوں اس سے نكالے، میں اس حالت میں رہنا پسند نہیں كرتی!!

اس سے بھی بڑی ایك اور مشكل یہ ہے كہ: میں محسوس كرتی ہوں میں نے رمضان كا ایك بھی روزہ نہیں ركھا، حالانكہ روزے ركھنے میں كوئی چیز مانع بھی نہیں!!

صراحت سے كہنا چاہتی ہوں كہ مجھے یہ یقینی علم نہیں كہ رمضان كے ایام تھے یا كہ شوال كے چھ روزے، ہمارے گھر میں ہر سال ان چھ ایام كے روزے ركھنے كی عادت ہے، تو مجھ پر امور خلط ملط ہو گئے ہیں، یہ مشكل مجھے اس وقت درپیش آئی جب میں اللہ سے دور تھی، مجھے علم ہے كہ جس نے بھی بغیركسی عذر رمضان كا روزہ نہ ركھا اللہ تعالی اسكا

روزہ قبول ہی نہیں کرتا، اور اس کے ذمہ کفار ہے، تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟
آپ سے گزارش ہے کہ میری مدد کریں، اور مجھے معلومات فراہم کریں، میں بہت زیادہ ناامید ہو چکی ہوں، اللہ تعالی اس عمل کو آپ کے میزان حسنات میں سے بنائے، ان شاء اللہ، اور اللہ تعالی سب مسلمانوں کی جانب سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

الحمد للہ
اول:

میری فاضلہ بہن سب سے پہلے تو آپ مشکل پیش آنے کی جگہ متعین کریں، اور پھر ا سکا علاج کریں، اور اگر آپ اس کی تحدید کے سلسلہ میں ہماری مدد چاہیں تو ہم یہ کہینگے کہ: مشکل تو آپ کے اپنے اندر ہے کسی دوسری چیز میں نہیں! اور دوسروں کی جانب سے پیش کردہ تعاون اس وقت تك فائدہ مند نہیں ہو سکتا جب تك آپ اپنے آپ کو نجات کی طرف نہ لے جائیں.

اور جو احساسات آپ نے سوال میں بیان کیے ہیں وہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ میں اصلاح اور استقامت کا مادہ موجود ہے، کیونکہ مومن شخص تو اپنا محاسبہ خود کرتا، اور اس کی ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے، اور لگتا ہے کہ آپ ایسا کر رہی ہیں.

اور پھر مومن شخص تو کمی و کوتاہی اور گناہوں سے ڈرتا رہتا ہے اور وہ اسے بہت بڑا پہاڑ سمجھتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر ہی نہ گر جائے اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کو اس کا بھی احساس ہے.

اور پھر مومن تو اپنے ایمان اور اسلام کے ساتھ بلند ہوتا ہے، اور اس عظیم دین کے ساتھ منسوب ہو کر سعادت و عزت حاصل کرتا ہے، اور اپنے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، آپ کی ای میل اس کی واضح دلیل ہے ؟!!

تو پھر تو پھر ان صفات كے ساتھ دين كے سب سے بڑے فرض نماز ميں كمى و كوتاہى اور تقصير كس طرح ہو گئى ؟! ہمارے پاس كى تاويل تو سوائے اس كے اور نہيں كہ نفس كے پيچھے چلنے اور اس پر كنٹرول ميں كمزورى ہے، وگرنہ نماز كى ادائيگى ميں نہ تو كوئى زيادہ وقت صرف ہوتا ہے، اور نہ ہى كوئى مشقت، صرف چند منٹوں كے بندہ اپنے رب كے ليے خلوت اختيار كر كے اپنے رب سے مناجات كرتا اور اپنى حاجات پيش كرتا ہے، اور اس كے سامنے دنيا كا بوجھ ركھتا، اور اس كى رحمت اور اللہ كے شوق كى شكايت كرتا ہے.

تو اگر ہمارا نفس ان چند محدود منٹوں كى پابندى نہيں كرتا سكتا، تو پھر ہم اپنى زندگى ميں كبھى بھى كاميابى كا گمان نہ كريں، كيونكہ نفس كو چلانے كے ليے عزم و حزم كى ضرورت ہے، اور ہم مسلمان ہيں اللہ تعالى نے ہمارى طاقت سے زيادہ ہميں مكلف نہيں كيا، بلكہ ہميں ا سكا بھى مكلف نہيں كيا جو ہم پرمشقت كا باعث ہو، اللہ سبحانہ و تعالى تو پسند كرتا ہے كہ ہمارى توبہ قبول كرے، اور ہمارے گناہوں كى ہم سے تخفيف كرے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

{ اللہ تعالى تو تمہارے ساتھ آسانى چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگى نہيں كرنا چاہتا }البقرۃ (١٨٥).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

{ اللہ تعالى تو تمہارے ليے وضاحت سے بيان كرنا چاہتا ہے، اور تمہيں تم سے پہلے (نيك) لوگوں كى راہ پر چلائے، اور تمہارى توبہ قبول كرے، اور اللہ تعالى جاننے والا حكمت والا ہے }

{ اور اللہ تعالى چاہتا ہے كہ وہ تمہارى توبہ قبول كرے، اور جو لوگ شہوات كے پيچھے چلتے ہيں وہ چاہتے ہيں كہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ }

{ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کردے، کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے }النساء (٢٦ - ٢٨).

اور پھر نماز تو رحمت ہے جو اللہ تعالی نے اپنی جود و کرم سے ہم پر فرض کی ہے، جو شخص بھی نماز کی پابندی کرتا اور اس کی ادائیگی اس طرح کرتا ہے جس طرح حق ہے تو وہ اللہ تعالی کا فضل و کرم دیکھےگا جب اللہ نے یہ نماز ہم پر فرض کی، اور انسان کو یہ پتہ چلےگا کہ محروم تو وہ ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی سے تعلق قائم کرنے سےمحروم رکھا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز بہترین فریضہ ہے، جو شخص زیادہ ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ زیادہ ادا کرے "

اسے طبرانی نے (١ / ٨٤) روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب (٣٩٠) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

میری بہن آپ دیکھیں کہ اللہ تعالی نے نماز کے لیے طہارت فرض کرنے کے بعد کیا فرمایا ہے:
{ اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاك کرنا چاہتا ہے، اور تا کہ تم پراپنی نعمتیں پوری کرنا چاہتا ہے، تا کہ تم شکر ادا کرو }المآئدۃ (٦).
اور جس نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کی سیرت طیبہ سے آپ محبت کرتی ہیں، وہ تو یہ فرمایا کرتے تھے:
" نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈك بنائی گئی ہے "
سنن نسائی حدیث نمبر (٣٩٤٠) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التلخیص الحبیر (٣ / ١١٦) میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو پھر کوئی مومن اپنے لیے اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ ان ساری خیر و برکات اور بھلائی سے محروم رہے ؟.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہائے افسوس و حسرت وقت کیسے بسر ہوتا ہے، اور عمر ختم ہوتی جاتی ہے، اور دل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس نے اس خوشبو کو سونگھا تك نہیں اور اسی طرح دنیا سے نکل گیا جس طرح آیا تھا، اور سب سے اچھی اور پاکیزہ چیز کو چکھا تك نہیں، بلکہ وہ اس دنیا میں جانوروں کی طرح رہا اور اس دنیا سے مفلسوں کی طرح چلا گیا، تو اس کی زندگی عجز والی زندگی تھی، اور اس کی موت غمگین تھی، اور ا سکا حشر میں اٹھنا حسرت و افسوس ہے.

اے اللہ تیری ہی تعریفات ہیں، اور تیری جانب ہی شکوہ و شکایت ہے، اور تو ہی مدد گار ہے، اور تجھ سے مدد حاصل کی جاتی ہے، اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اور تیرے علاوہ کوئی بھی طاقت دینے والا نہیں"

دیکھیں: طریق الهجرتین (۳۲۷).

میں یہ کلام آپ کے سامنے اس لیے ذکر نہیں کر رہا کہ آپ جس نا امیدی کو محسوس کر رہی ہیں اس میں اضافہ ہو، بلکہ اس لیے ذکر کر رہا ہوں کہ تا کہ آپ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرنے کی کوشش و جدوجھد کریں، کیونکہ یہ تو فرائض میں سب سے آسان فرض کی ادائیگی میں آپ کی سستی و کاہلی کی بنا پر آپ کو پہنچی ہے، تو آپ نے یہ جان لیا کہ آپ اس کے علاوہ دوسرے فرائض کی ادائیگی سے تو زیادہ عاجز ہیں.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی زندگی کو اللہ کے متعلق نا امیدی کی زندگی مت بنائیں؛ اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی تو نا امیدوں کو پسند ہی نہیں کرتا:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور اپنے رب کی رحمت سے نا امید تو صرف گمراہ اور بھکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں }الحجر (٥٦).

اور اللہ سبحانہ و تعالی اپنے ان بندوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کی رحمت اور اس کے فضل، اور اس کے کرم کی وسعت سے خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور غلطیوں کو معاف کرتا ہے.

بلکہ اللہ تعالی کا تو فرمان اس طرح ہے:

{ مگر وہ جو توبہ کر لے، اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیاں نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو بھی توبہ کرے اور نیك اعمال کرے تو وہ حقیقتا اللہ تعالی کی طرف سچا رجوع کرتا ہے }الفرقان (٧٠ - ٧١).

اور بعض حکماء تو یہ کہتے ہیں:
" امید تو عمل سے پیدا ہوتی ہے، اور شیطان نے تجھے جس نا امیدی کی حالت میں پھینك دیا ہے اس سے تو آپ اس وقت ہی نکل سکتے ہیں جب عمل شروع کرینگے، اور استقامت کا التزام کرنے کی کوشش کرینگے، چاہے ابتدا میں کچھ نقص و کمی بھی ہو "

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید مت ہو، یقینا اللہ کی رحمت سے نا امید وہی ہوتے جو کافر ہیں }یوسف (٨٧).

کیونکہ امید ہی تو ایك ایسی چیز ہے جو بندے امید والے کام پر عمل پیرا ہونے کی سعی وجدوجھد پیدا کرتی ہے، اور نا امیدی تو پیچھے رہنے اور سستی و کاہلی پیدا کرتی ہے، اور بندوں کے لیے امید کے لیے سب سے

بہتر تو اللہ کا افضل و کرم اور ا سکا احسان، اور اس کی رحمت ہے جس کی امید رکھی جائے.

کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر ہی نا امید ہوتے ہیں؛ اس لیے کہ وہ ـ اپنے کفر کی بنا پر ـ اس کی رحمت سے دور کر دیے جاتے ہیں، اور اللہ کی رحمت بھی ان سے دور رہتی ہے، اس لیے آپ کفار سےمشابہت اختیار مت کریں، یہ اس کی دلیل ہے کہ بندے کے ایمان کے حساب سے اللہ کی رحمت کی امید ہوتی ہے "

ماخوذ از: تفسیر سعدی.

سب سے پہلی چیز جس کی آپ ابتدا کریں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندر بہت زیادہ ہمت پیدا کریں، اور نماز پابندی سے ادا کرنے کی حرص پیدا کریں، جس طرح آپ دوسرے دنیاوی امور مثلا کھانا پینا، اور پڑھائی اور شادی وغیرہ کی ہمت محسوس کرتی ہیں، کیونکہ ہر عمل سے قبل اہتمام اور سوچ کا ہونا ضروری ہے.

سلف میں سے بعض تو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے، حتی کہ ثابت البنانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے بیس برس تك نما زکی صعوبت اورمشقت برداشت کی، اور بیس برس تك اس سے نفع اٹھایا "

اور پھر صرف یہ اہتمام اور سوچ و فکر ہی کافی نہیں، بلکہ اہتمام اور فکر و سوچ کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی کے وسائل بھی پیدا کرنا ہونگے، اور آپ اپنے نفس کے ساتھ کس طرح حیلہ بازی کرتی ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے فرائض کا التزام نہ کرے، اور پھر انسان تو حسن اسلوب اختیار کرنے کی بہت زیادہ استطاعت و طاقت رکھتا ہے، جو اس کے لیے ممد و معاون ثابت ہوتا ہے.

آپ اس بات کی حرص رکھیں کہ جب مؤذن کی آواز اللہ اکبر سنیں تو فورا اٹھ کر نماز ادا کریں، اور یہ شعور میں لائیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی تو اس دنیا سے بہت بڑا اور عظیم ہے جس میں آپ مشغول ہیں، پھر آپ اپنی نماز والی جگہ کھڑی ہو جائیں تاکہ وہ نماز ادا کریں جو اللہ تعالی نے آپ پر فرض کی ہے.

اور ہر نماز کے بعد وہ دعاء پڑھنی نہ بھولیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لیے ہمیں سکھائی ہے:

" اللهم أعِنِّي على ذِكْرِك وشُكْرِك وحُسْنِ عِبادتِك "

اے اللہ میری مدد فرما تا کہ میں تیرا ذکر کر سکوں، اور تیرا شکر ادا کر سکوں، اور تا کہ اچھی طرح تیری عبادت کر سکوں "

آپ نے سوال میں یہ بیان کیا ہے کہ: آپ کا گھرانہ شوال کےچھ روزے رکھنے کی پابندی کرتا ہے، یہ اصلاح اور احسان کی علامت ہے، جو وقت پر نماز کی ادائیگی میں آپ کی ممد و معاون ثابت ہو گی، جب آپ دیکھیں گی کہ والدہ اور باقی بھائی بہن وقت پر نماز ادا کرتے ہیں تو آپ بھی ادا کریں، اور اس پر اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کریں.

کتنی ہی شکایئتیں ملتی ہیں کہ والدین اپنی اولاد کو نماز ادا نہ کرنے کی وجہ سے زدکوب کرتے ہیں، اس بنا پرمارتےہیں کہ وہ پردہ نہیں کرتیں، آپ پر تو اللہ کا کرم ہے کہ آپ کو ایسے گھر والے نصیب کیے ہیں جو اللہ کے تقوی میں آپ کے معاون ہیں.

آپ پابندی سے نماز ادا کرنے والیوں کو سہیلیاں بنائیں، اور ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں جو صراط مستقیم پر چلتی ہیں، اور ان سے نماز پابندی سے ادا کرنے میں معاونت طلب کریں، اور انہیں کہیں کہ وہ آپ کو نصیحت کرتی رہیں، یہ چیز سب سے بہتر ثابت ہو گی.

آخر ميں يہ گزارش ہے كہ آپ معاصى و گناہوں سے اجتناب كريں كيونكہ يہ ہر بيمارى كى اساس اور جڑ ہے، اور ايك معصيت دوسرى معصيت و نافرمانى كو كھينچ لاتى ہے، تو اس طرح بہت سارى نافرمانياں جمع ہو كر انسان كو ہلاك كر كے ركھ ديتى ہيں، تو پھر انسان نماز سے پيچھے ہٹنا اور سستى كرنا شروع كر ديتا ہے، اور اس كے نور و بركت سے محروم ہو جاتا ہے، اللہ تعالى سب كو سلامت ركھے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" معاصى و نافرمانياں اس طرح كى دوسرى نافرمانيوں كو پيدا كرتى ہيں، حتى كہ بندے كے ليے انہيں چھوڑنا اور ان سے نكلنا مشكل ہو جاتا ہے، جيسا كہ بعض سلف رحمہ اللہ كا كہنا ہے: نافرمانى اور برائى كى سزا يہ ہے كہ اس كے بعد اور برائى ہوتى ہے، اور نيكي كا اجروثواب يہ ہے كہ اس كے بعد اور نيكى كى جاتى ہے.

ديكھيں: الجواب الكافى (٣٦).

دوم:

آپ كا رمضان كے روزوں كے متعلق سوال، اور يہ آپ كو شك ہے كہ آپ نے كچھ روزے بغير كسى عذر كے ترك كيے ہيں، اس سلسلہ ميں ہم آپ كو يہ كہينگے كہ:

ان شكوك كى جانب توجہ مت ديں، كيونكہ جب آپ كا ظن غالب يہ ہے كہ آپ نے يہ عبادت اپنے گھر والوں كے ساتھ بروقت ادا كى ہے، اور برى الذمہ ہونے كے ليے ظن غالب كافى ہے، اس كے بعد شك كا كوئى اعتبار نہيں.

مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" طواف اور سعى اور نماز مكمل كر لينے كے بعد شك كى طرف توجہ نہيں دى جائيگا؛ كيونكہ عبادت كا سليم ہونا ظاہر ہے " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (٧ / ١٤٣).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ الله كا كہنا ہے:

" اگر عبادت مكمل كر لينے كے بعد شك پيدا ہو تو وہ قابل التفات نہيں، جب تك كہ اس ميں يقين پيدا نہ ہو جائے "

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (١٤) سوال نمبر (٧٤٦).

پھر يہ كہ بغير كسى عذر كے روزے ترك كرنے سے نہ تو قضاء واجب ہوتى اور نہ ہى كفارہ واجب ہوتا ہے، بلكہ توبہ و استغفار كرنا واجب ہوتا ہے، جيسا كہ سوال نمبر (٥٠٠٦٧) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے.

الله تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كو اجروثواب سے نوازے، اور آپ كے دل كو دين حق اور حق پر ثابت ركھے، اور آپ كو شيطان مردود سے محفوظ ركھے.

واللہ اعلم .